43166 ـ كيا بيوى كو راضى ركهنا ضرورى ہے

سوال

خاوند اپنى بيوى كے سلسلہ ميں كيا واجبات ہيں، كيا بيوى كو راضى ركھنا واجب ہے يا نہيں ؟
ميرا خاوند ميرے ساتھ اپنے خاندان كے باقى افراد جيسے معاملات نہيں كرتا، مجھ سے زيادہ اپنے والدين اور بہن بھائيوں كا خيال كرتا ہے، ميں چاہتى ہوں كہ جس طرح انہيں خوش ركھتا ہے مجھے بھى ركھے اور ميرا اہتمام كرے، كيا آپ مجھے كوئى ايسا سبب بتا سكتے ہيں جو ميں خاوند كو بتاؤں تا كہ وہ مجھ سے زيادہ محبت كرنے لگے اور ميرا زيادہ خيال كرے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

خاوند پر اپنى بيوى كے ساتھ حسن معاشرت اور حسن سلوك كرنا واجب ہے، خاوند كو اپنى بيوى كے كھانے پينے اور لباس و رہائش وغيرہ كا خرچ اٹھانا چاہيے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور ان عورتوں كے ساتھ حسن معاشرت كے ساتھ پيش آؤ النساء (19).

اور ايك دوسرے مقام پر اللہ رب العزت كا فرمان اس طرح ہے:

اور ان عورتوں كو بھى اسى طرح حق حاصل ہيں جس طرح ان پر ہيں اچھے طريقہ كے ساتھ، اور مردوں كو ان عورتوں پر مرتبہ حاصل ہے، اور اللہ تعالى غالب و حكمت والا ہے البقرۃ (228).

امام احمد اور ابو داود رحمہ اللہ نے معاويہ بن حيدۃ رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے وہ بيان كرتے ہيں ميں نے عرض كيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ہم ميں سے كسى كى بيوى كے ہم پر كيا حقوق ہيں ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب تم خود كھاؤ تو بيوى كو بھى كھلاؤ، اور جب تم پہنو تو بيوى كو بھى پہناؤ اور اس كے چہرے پر مت مارو، اور نہ ہى اسے قبيح اور برا كہو اور گھر كے علاوہ اس سے كہيں بائيكاٹ مت كرو "

مسند احمد حدیث نمبر (200025) سنن ابو داود حدیث نمبر (2142).

ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں: تم اسے قبیح مت کہو کا معنی یہ ہے کہ تم اسے اللہ تیرا برا کرے مت کہو.

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر کئی ایك احادیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عورتوں کے ساتھ بہتر سلوك کرنے کی وصیت فرمائی ہے، اس لیے خاوند کو اللہ سبحانہ و تعالی کا ڈر اور تقوی اختیار کرتے ہوئے بیوی سے حسن سلوك کرنا چاہیے، اور ہر ایك کو اس کا مقرر کردہ حق دینا چاہیے، کیونکہ والدین کے ساتھ حسن سلوك اور صلہ رحمی بیوی کے ساتھ حسن سلوك اور اس کی تکریم کے منافی و متعارض نہیں، اس کے لیے آپ اپنے خاوند کو جس کی نصیحت کر سکتی ہیں وہ سب سے بہتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل فرمان ہے:

" تم میں سے سب سے اچھا اور بہتر وہی ہے جو اپنی بیوی کے لیے اچھا ہے، اور میں تم میں سے اپنی بیویوں کے لیے سب سے بہتر اور اچھا ہوں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (3895) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1977) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتری اور خیر کا معیار بیوی کا اکرام بنایا ہے، اس لیے جو کوئی بھی مسلمانوں میں سب سے بہتر اور اچھا بننا چاہتا ہے تو وہ اپنی بیوی سے حسن سلوك کرے، اور یہ حسن سلوك بیوی بچوں اور عزیز و اقارب سب کو شامل ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ:

" تم جو کچھ بھی اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرو گے اس کا اللہ کے ہاں اجروثواب پاؤ گے، حتی کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کو کھلاؤ گے اس کا بھی اجرملےگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (56).

آپ کو بھی چاہیے کہ آپ اپنی معاملات میں کمی و کوتاہی تلاش کر کے اس کمی کو دور کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ ہو سکتا ہے آپ کی جانب سے خاوند کے حق میں کوتاہی ہو رہی ہو، اور آپ اس صحیح خیال نہ کرتی ہوں اس کے لیے آپ زیبائش نہ اختیار کرتی ہوں، اور اس کی ضروریات پوری کرنے میں لیت و لعل سے کام لیتی ہوں.

اس کے ساتھ ساتھ آپ مزید صبر و تحمل سے کام لیں کیونکہ صبر و تحمل میں ہی خیر کثیر اور بہتر انجام پایا جاتا

ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

صبر کرو یقینا اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے الانفال (46).

اور فرمان باری تعالی ہے:

یقینا جو تقوی اختیار کرے اور صبر کرے تو یقینا اللہ تعالی صبر کرنے والوں کا اجروثواب ضائع نہیں کرتا یوسف (90).

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

آپ صبر کریں یقینا انجام متقیوں کے لیے ہی ہے ھود (49).

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اور سب مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم.